## حصّۂ نظم

# ۱ حمدیہ رباعیات

## مرزا سلامت علی دبیرؔ

### پیش درس

شاعری میں قصیدہ، مرثیہ، حمد اور نعت کی اصناف اپنے موضوعات سے پہچانی جاتی ہیں۔ حمد کا موضوع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ حمدیہ شاعری میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جاتی ہے اور حمد کی ظاہری ہیئت مختلف نظموں میں مختلف ہوسکتی ہے یعنی حمد کے اشعار غزل یا قصیدے کے شعروں کی طرح مقفّیٰ ہوسکتے ہیں یا کم وبیش مصرعوں کے بندوں میں بھی حمد لکھی جاسکتی ہے۔ کبھی شاعر صرف چار مصرعوں میں اللہ کی تعریف کو مکمل کردیتا ہے۔ ان چار مصرعوں کا وزن بحر ہزج کا ایک خاص وزن ہو تو اسے 'رباعی' کہتے ہیں۔ اب تک کی جماعتوں میں آپ نے مختلف ہیئتوں والی حمدیں پڑھی ہیں۔ یہاں حمد کو رباعی کی ہیئت میں پیش کیا جارہا ہے۔

پہلی رباعی میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شے کا خالق ہے (خلاقِ ماہ و ماہی)، وہی اپنے بندوں کو تاج وتخت اور دولت سے نوازتا (بخشندۂ تاج وتختِ شاہی) اور وہ بے مانگے بھی اپنے بندوں کو سب کچھ دیتا رہتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ.'' دوسری رباعی میں اس بات کو شاعر یوں کہتا ہے کہ پروانہ جو شمع کی طرف لپک رہا ہے، وہ شمع کی لو کی طرف نہیں، اللہ کے نور کی طرف لپک رہا ہے۔ چاند سورج، ستاروں میں اللہ تعالیٰ ہی کا نور ہے بلکہ ہر روشن شے میں اللہ تعالیٰ کا نور دمک رہا ہے۔

تیسری رباعی میں ''وتعزمن تشاءُ'' کا مضمون نظم کیا گیا ہے کہ اللہ کی قدرت قطرے کو گوہر بناتی ہے۔ اللہ کی قدرت ہی سے سرو بلندی حاصل کرتا ہے۔ پھولوں میں رنگ و بو بھی اللہ کے دم سے ہے۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا غلط ہے۔ اگر اللہ عزت نہ دے تو ہر چیز کی اہمیت، ہر شخص کا وقار بیکار ہے۔

چوتھی رباعی میں بندے سے اللہ تعالیٰ کے اٹوٹ رشتے کی وضاحت کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ جنگل بیابانوں سے تو واقف ہیں مگر عدم کے صحرا کی انھیں خبر نہیں۔ موت کے بعد انسان کی روح اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اب بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ بندے کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

آخری رباعی میں شاعر کہتا ہے کہ میں بڑا گناہ گار ہوں بلکہ گناہوں کی وجہ سے قلم کی سیاہی سے زیادہ سیاہ ہوگیا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ میرے گناہ جتنے زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی غفاری کا معاملہ بھی میرے ساتھ اتنا ہی زیادہ ہے۔ تیسرے مصرعے میں شاعر نے بہت احتیاط سے کہا ہے کہ اسے میری جرأت نہ سمجھیں کہ خدا اور مَیں دونوں اپنی اپنی جگہ یکتا ہیں۔ گناہوں میں مجھ سا کوئی نہیں اور مغفرت میں اللہ جیسا کوئی نہیں۔

### جان پہچان

مرزا دبیرؔ کا اصل نام مرزا سلامت علی تھا۔ ان کے اجداد ایران سے آئے تھے۔ وہ ۲۹/اگست ۱۸۰۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ سات برس کی عمر میں اپنے والد مرزا غلام حسین کے ہمراہ لکھنؤ پہنچے۔ وہیں ان کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ عربی اور فارسی کے علاوہ دیگر علوم میں بھی انھوں نے مہارت حاصل کی۔ شاعری کی طرف میلان دیکھ کر ان کے والد نے انھیں اس وقت کے مشہور مرثیہ گو شاعر میر مظفر حسین ضمیرؔ کی شاگردی میں دے دیا۔ میر ضمیرؔ نے اپنے شاگرد کا تخلص دبیرؔ رکھا۔

مرزا دبیرؔ نے رباعی، قطعہ، مثنوی، سلام اور قصیدے بھی کہے ہیں۔ لطیف تشبیہوں، دلآویز استعاروں اور صنائع بدائع کی فراوانی نے مرزا دبیرؔ کے کلام کو ایک انفرادیت بخشی۔ وہ مضمون آفرینی اور مبالغہ آرائی میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے مرثیے 'دفترِ ماتم' کے نام سے بیس جلدوں میں شائع ہوچکے ہیں۔ دبیرؔ نے ۱۸۷۵ء میں لکھنؤ میں وفات پائی اور اپنے مکان ہی میں دفن ہوئے۔

یا رب ، خلّاقِ ماہ و ماہی تو ہے
بخشندۂ تاج و تختِ شاہی تو ہے
بے مِنّت و بے سوال و بے اِستحقاق
دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی ، تو ہے

☆

پروانے کو دُھن ، شمع کو لَو تیری ہے
عالم میں ہر اک کو تگ و دو تیری ہے
مصباح و نجوم و آفتاب و مہتاب
جس نور کو دیکھتا ہوں ، ضو تیری ہے

☆

قطرے کو گہر کی آبرو دیتا ہے
قد سرو کو ، گل کو رنگ و بو دیتا ہے
بیکار تشخّص ہے ، تصنّع بے سود
عزّت وہی عزّت ہے جو تو دیتا ہے

☆

صحرائے عدم سے خضر آگاہ نہیں
اس راہ میں ، روح تک بھی ہمراہ نہیں
صحت میں ، مرض میں ، رنج و راحت میں دبیؔر
بندے کا کوئی سوائے اللہ ، نہیں

☆

خامہ بھی مری طرح سیہ کار نہیں
یہ مشقِ گناہ کسی کو زنہار نہیں
گر خوفِ برابری نہ ہو ، صاف کہوں
مجھ سا عاصی ، خدا سا غفار نہیں

## معانی واشارات

| | | |
|---|---|---|
| خلّاق | - | بہت تخلیق کرنے والا |
| بخشندہ | - | عطا کرنے والا |
| استحقاق | - | حق |
| لَو | - | محبت، لگن، چاہت |
| تگ و دو | - | بھاگ دوڑ مراد تلاش |
| مصباح | - | چراغ |
| تشخّص | | شخصیت، مراد شناخت |
| صحرائے عدم | - | عدم کا ریگستان، مراد بہت بڑا بیابان (موت کے بعد کا عالم) |
| زنہار | - | ہرگز |

## مشقی سرگرمیاں

* ربا عی کی تعریف بیان کیجیے۔
* رباعیات کا بغور مطالعہ کرکے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

### (۱)

* شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات

........................ ........................

...... ...... ...... ......

* اللہ کی صفات کو ظاہر کرنے والے الفاظ کی مناسبت سے خاکے میں موزوں لفظ لکھیے۔

.................. ← [ ] → ..................

.................. ← [ ] → ..................

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ رباعی کی روشنی میں اللہ کی صفات کو واضح کیجیے۔

۲۔ خدا کی جانب سے 'بے منت و بے سوال و بے استحقاق' ملنے والی چند نعمتوں کا ذکر کیجیے۔

۳۔ رباعی کے کسی ایک قافیے کا استعمال اپنے جملے میں کیجیے۔

۴۔ رباعی کا مفہوم واضح کیجیے۔

### (۲)

* خاکہ مکمل کیجیے۔

روشنی دینے والی چار چیزیں

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ رباعی میں استعمال ہونے والی صنعت کو واضح کرکے اس کا نام لکھیے۔

۲۔ رباعی میں باندھے گئے مضمون کو بیان کیجیے۔

۳۔ 'عالم میں ہر اک کو تگ و دو تیری ہے' اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

### (۳)

* رباعی کی مدد سے خاکے میں موزوں الفاظ لکھیے۔

| قطرہ | سرو | گل | عزّت |
|---|---|---|---|
| ............ | ............ | ............ | ............ |

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ تشخص اور تصنع کے مرادی مفہوم تحریر کیجیے۔

۲۔ 'عزت وہی عزت ہے جو تو دیتا ہے' مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

۳۔ رباعی کے مضمون کو بیان کیجیے۔

۴۔ 'قطرے کو گہر کی آبرو دیتا ہے' مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

۵۔ درج ذیل شعر کے معنوی حسن کو واضح کیجیے۔

بیکار تشخص ہے ، تصنع بے سود
عزّت وہی عزّت ہے جو تو دیتا ہے

## (۴)

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ 'صحرائے عدم سے خضر آگاہ نہیں'، واضح کیجیے۔

۲۔ اس رباعی میں استعمال ہونے والی صنعت لکھیے ۔

۳۔ رباعی کا مرکزی خیال واضح کیجیے۔

۴۔ درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

صحت میں ، مرض میں ، رنج و راحت میں دبیؔر
بندے کا کوئی سواے اللہ ، نہیں

## (۵)

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ 'خامہ بھی میری طرح سیہ کار نہیں' اس مصرعے کی استحسانی وضاحت کیجیے۔

۲۔ 'مشقِ گناہ' کے معنی ومفہوم واضح کیجیے۔

۳۔ رباعی کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

۴۔ اس رباعی میں 'سیہ کار'، 'زنہار' اور 'غفار' قافیے استعمال ہوئے ہیں۔ آپ اسی طرح کے مزید چار قافیے لکھیے ۔

۵۔ 'کار' لاحقے کا استعمال کرکے چار نئے الفاظ کا شکلی خاکہ بنائیے۔

### سرگرمی/منصوبہ

رباعیات کا ایک منصوبہ تیار کیجیے جس میں رباعی کی تعریف، بحر کے علاوہ شاعر کا نام، تعارف اور اس کے دیوان کا تذکرہ شامل ہو۔